عرب جاہلیہ میں صنعتِ دباغت

احمد خان ، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی

(۷)

جانوروں کی افراط نے عربوں کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔ چنانچہ دیگر فوائد کے علاوہ اِن جانوروں سے چمڑے کا حصول بھی تھا۔ چنانچہ تمام عرب اپنے جانوروں کے چمڑے کو پختہ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں عربوں میں چند قبائل ایسے ہیں جو چمڑے کی دباغت کا کام بڑے وسیع پیمانے پر کرتے تھے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور قبیلہ 'مذحج' تھا۔

یہ قبیلہ یمن میں صنعاء سے شمال کی جانب آباد تھا۔ خود اس قبیلے کا نام مذحج ذجج الأدیم (چمڑے کو ہلا جلا کر نرم کرنا) سے مشتق ہے۔ یہ مذحج بن اُدَد، کہلان کی ایک شاخ ہے۔ اصلاً قحطانی ہیں۔ مکمل نسب یوں ہے: مالک بن اُدد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان۔ اس کی کئی شاخیں تھیں جن میں سے اکثر یمن ہی میں آباد تھیں۔ [۱]

اس کے علاوہ کہلان کی ایک دوسری شاخ خولان تھی جو چمڑے کے کام میں ماہر تھی۔ اس کا مسکن بھی یمن ہی تھا۔ اس کا بیشتر حصہ مأرب، جرش، صعدۃ میں پھیلا ہوا تھا۔ ابتدا میں یہ سب مأرب میں آباد تھے پھر کثرت آبادی کے بعد صنعاء کے مشرق میں پہاڑوں کی طرف بڑھے، اور یہ خولان عالیہ کہلائے [۲] باقی وہیں مأرب ہی میں آباد رہے۔ مگر دوسری دفعہ جب ایسے ہی آبادی کا انتقال ہوا تو وہ صعدہ

۱۔ عمر رضا کحالہ: معجم قبائل العرب، دمشق، ۱۹۴۹ء، ۳/۱۰۶۲۔

۲۔ شمس العلوم، تحقیق عظیم الدین احمد، بریل، ۷۶۔

کی طرف بڑھ گئے[۳۵] یہاں ان کی آبادی بہت بڑھی تو کچھ حصہ "جبال غور" کی طرف چلا گیا اور وہ خولان عزب کہلایا۔ جو حصہ وہیں صعدہ میں رہا اُسے وہ لوگ خولانِ مشرق کہنے لگے۔ ایسے ہی جو لوگ دُور یمن کے اندر بسے ہوئے تھے انھیں خولانِ یمن کہتے تھے۔ اور خولانِ یمن صعدہ کے باشندوں کو خولان شام کہتے تھے۔[۳۶]

ان سب قبائل کا مشترکہ کام ایک ہی تھا اور وہ تھا چمڑے کی دباغت اور اس کی تجارت، قدرتی وسائل خوب تھے یہ صنعت ان کے ہاں خوب بڑھی۔ "قرظ" (دباغت کا اہم مواد) بافراط ہوتا تھا۔ یمن کے سارے پہاڑ اسی سے اَٹے پڑے تھے۔ جہاں کہیں قرظ نہیں ہوتا تھا وہاں گھاس جانوروں کے پالنے میں ممد و معاون ہوتی تھی۔

ان قبائل کے علاوہ بھی کئی قبائل ہوں گے جن کا ہمیں ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ مگر بات واضح ہے کہ جہاں ایک کام برس ہا برس سے ہو رہا ہو وہاں اس کام کے اندر نفاست پیدا ہو جاتی ہے اور پھر وہ کام دوسرے لوگوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ یہ قرینِ قیاس ہے کہ مذحج و خولان کے علاوہ اور قبائل کے لوگ بھی اس فن کو سیکھ چکے ہوں گے اور اسے فن کی حیثیت سے چلاتے ہوں گے۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ جنوبی عرب (یمن) میں اس فن کا یہ حال تھا کہ اکثر قبائل چرم سازی کو اپنائے ہوئے تھے۔ تو ہمیں خیال پیدا ہوتا ہے کہ جزیرہ کے شمالی حصہ میں بھی یہ صنعت موجود ہوگی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جرش کے قریب ہی مکہ کے باشندے اس فن کو انفرادی طور پر اختیار کئے ہوئے تھے۔

بنا بریں بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ صنعتِ چرم سازی بالعموم تمام عرب میں اور بالخصوص یمن کے قبائل اور طائف کے باشندوں میں پوری طرح ایک فن کی حیثیت سے ترقی کر رہی تھی۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان مقامات کا جائزہ لیں جہاں اس صنعت نے نہ صرف بال و پر نکالے بلکہ بڑھ کر جوان ہوئی اور پورے جزیرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

اس صنعت کے مراکز کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

ا: بحیرۂ قلزم کے جزائر۔

۳۔۴۔ نشوان الحمیری، شمس العلوم۔ تحقیق عظیم الدین احمد طبع بریل۔ ۷۶۔

ب : جدۃ ، مکہ اور طائف نیزان کے مضافات ۔

ج : یمن اور اس کے مضافات ۔

(۱) بحیرۂ قلزم میں کچھ جزائر ایسے ہیں جن میں صنعتِ چرم سازی نے خوب ترقی کی وہاں سے چمڑا درآمد بھی ہوتا تھا۔ وہاں سے کچا چمڑا یمن اور عدن بھی جاتا تھا۔[۵] ان جزائر میں "بنی حدان" جو پورٹ سعید کے قریب ہے انتہائی شمال میں واقع ہے۔ اس کے بعد قلزم میں جنوب کی طرف "سواکن" کے تین جزائر آتے ہیں جن میں اس وقت فارس کے تاجر سکون پذیر تھے۔ عیذاب بحیرۂ قلزم کے مغربی ساحل پر افریقہ کا ایک شہر ہے۔ اس کے اور سواکن کے درمیان "سنجبة" ایک جزیرہ ہے جس میں اونچے اونچے پہاڑ واقع ہیں۔ ان پہاڑوں پر جانوروں کی پرورش کا مناسب انتظام ہوگا اور قرظ یا دوسری دباغت کی اشیاء بکثرت ہوں گی۔ یہاں غوطہ خور سمندر سے موتی بھی نکالتے ہیں۔ یہ جزیرہ جدہ سے اس قدر قریب ہے کہ اس وقت ایک دن اور ایک رات میں وہاں سے جدہ پہنچ سکتے تھے۔

اس کے بعد "المتسحل" ایک جزیرہ ہے جس کے ساتھ ہی "باضع" ہے اور اس کے بعد "دھلک" آتا ہے۔ "باضع" نہایت سرسبز و شاداب جزیرہ ہے اس میں بکثرت مویشی ہیں۔ یہ تقریباً "حلی" کے بالمقابل سمندر میں ہے۔ اور ایسے ہی "دھلک" "عثر" کے مقابل میں ہے۔ ان کے بعد عدن کے قریب چھوٹے چھوٹے جزائر ہیں ان میں "نجہ"، "بربرۃ" بہت مشہور ہیں۔

ان تمام جزائر سے یمن اور عدن کے لئے نہ صرف چمڑا آتا بلکہ چمڑا رنگنے والے کاریگر بھی یہیں سے مہیا ہوتے تھے وہ البقری (COW HIDE)، الملمع (POLISHED HIDE)، اور الثقیل (HEAVY HIDE) کے خوب ماہر ہوتے تھے۔[۶]

(۲) "جدۃ" کی قدامت سے ابھی تک پردہ نہیں اٹھایا جا سکا، بہرحال اتنی بات مسلمہ ہے کہ اسلام سے قبل اس شہر کو بندرگاہ کی حیثیت سے ایک خاص مقام حاصل تھا۔ یہیں سے بحیرہ قلزم میں

---

۵ ۔ ابن حوقل ، صورۃ الارض ، لیڈن ۱۹۳۸ء ۔ ۴۳ ۔

۶ ۔ ابن حوقل : صورۃ الارض ۔ ۴۳ ۔

تجارت ہوتی تھی ۔ اس شہر میں دباغت کا کام بھی ہوتا رہا ہے ۔ ابن المجاور کے دور تک وہاں قرظ پیسنے کے لئے استعمال ہونے والی چکیوں کے بڑے بڑے پاٹ تھے ۔ اس کے علاوہ وہاں کا ایک محلہ ہی "باب المدبغہ" کے نام سے مشہور تھا ۔ ممکن ہے اس محلہ کی بیشتر آبادی چمڑے کی دباغت دینے والوں پر مشتمل ہو ۔ یا پھر اس حصہ میں دباغت کے لئے قرظ پیسا جاتا ہو ۔

(۳) مکہ : بہت قدیم شہر ہے ۔ اس کے اندر دباغت کا کام وسیع پیمانے پر ہوتا تھا ۔ ان تفصیلات سے آپ اندازہ لگائیں گے کہ دباغت کا فن کس قدر عام تھا ۔ حتیٰ کہ عورتیں بھی اس فن کو اختیار کرتی تھیں ۔

ا : ایک مرتبہ رسول مقبولؐ کے ہاں حضرت عمرؓ تشریف لے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسولِ مقبولؐ چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں ۔ ایک کونے میں "قرظ" پڑا ہے اور اسی کونے میں اِھاب (دباغت سے قبل کا چمڑا) لٹک رہا ہے ۔ ۸

معلوم ہوتا ہے کہ رسولِ مقبولؐ خود یہ کام سرانجام دے رہے تھے، یا کسی دوسرے کو اس کی تربیت دے رہے تھے ۔

ب : حضرت ام سلمہؓ کے شوہر ابو سلمہ انتقال کر گئے ۔ ان کی عدت گزرنے پر جب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو اس وقت وہ چمڑا دباغت دے رہی تھیں ۔ انھوں نے اپنے ہاتھوں پر لگا ہوا قرظ صاف کیا ۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا گدیلا رکھ دیا جس میں بھوسہ بھرا تھا ۔

ج : حضرت سودہؓ ام المؤمنین کہتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال اتار کر اسے دباغت دے دی ۔ ۹

د : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہؓ کی لونڈی کو ایک بکری صدقے میں دی گئی ۔ او

مرگئی۔ پاس سے رسولِ مقبولؐ گزرے تو فرمانے لگے: کیا آپ نے اس کی کھال اُتار کر رنگی نہیں؟
وں نے جواب دیا: یہ تو حرام ہوگئی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ حرام تو اس کا گوشت ہے۔ [10]
ضرت علی مرتضیٰؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رسولِ مقبولؐ کے گھر سے اس حالت میں نکلے کہ
ھوں نے ایک نیم پختہ کھال اپنے جسم پر لپیٹ رکھی تھی۔ جس کے وسط میں شگاف ڈال کر اس میں
ریبان بنالیا تھا۔ [11]

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ابو سفیان کو کھجور۔ مدیۃً بھیجی وہاں اس کے ساتھ
مرو بن اُمیہ بھی تھے۔ اور اس سے چمڑا بھیجنے کی فرمائش کی۔ چنانچہ ابو سفیان نے رسولِ اکرمؐ کو چمڑا
ھدیۃً بھیجا۔ [12]

خیال رہے کہ ابو سفیان بہت بڑے تاجر تھے۔ ممکن ہے ان کے ہاں چمڑے کا کام وسیع پیمانے پر
ہوتا ہو۔

: عبداللہ بن جحشؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی سریہ میں جا رہے تھے۔ جب وہ نخلۃ (ایک مقام)
پہنچے تو انھوں نے وہاں قریشیوں کا ایک اونٹ دیکھا جس پر انگور، چمڑا اور دوسرا تجارت کا سامان
لدا ہوا تھا۔ [13]

مدینہ کے قریب العقیق نامی ایک جگہ ہے جو "اُبیدۃ" سے چھ فرسنگ پر واقع ہے یہاں قرظ
ِط پیدا ہوتا ہے جسے وہاں کے باشندے بھی دباغت کے کام میں لاتے اور اپنی ضرورت سے زائد
ہ مکہ بھیج دیتے تھے۔ [14]

معلوم ہوتا ہے کہ مکہ میں چمڑے کی صنعت اس قدر بڑھ چکی تھی کہ لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے

---

۱۰ - صحیح مسلم: ۱/۲۷۶ - ۱۱ - جامع ترمذی: باب صفۃ القیامۃ: ۷۴ -
۱۱ - ابو عبید: کتاب الأموال، القاہرۃ: ۲۵۷ - ، السرخسی المبسوط، القاہرۃ: ۱۰/ ۹۲، السرخسی:
شرح السیر الکبیر، القاہرۃ: ۱/ ۹۷ -
۱۲ - ابن ھشام، سیرۃ، طبع یورپ: ۴۲۴ -
۱۴ - ابن المجاور: تاریخ المستبصر، لیدن: ۳۲ -

کے بعد اسے باہر بھی بھیج دیتے تھے ۔

(۴) الطائف :

طائف کے بارے میں قدیم مؤرخین کا اتفاق ہے کہ یہاں چمڑے کی دباغت کا کام بہت وسیع پیمانے پر ہوتا تھا۔ اور یہاں کے اکثر باشندوں کا یہی پیشہ تھا۔ کھالوں کے علاوہ یہاں انگور بھی بکثرت ہوتے تھے۔ یہ شہر مکہ سے شمال کی جانب واقع تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ میں بہت اختلاف رہا ہے۔ یہ ایک وادی کے کنارے آباد تھا۔ وادی کے ایک طرف ایک محلہ تھا جسے "طائف ثقیف" اور دوسری طرف ایک محلہ تھا جسے "الوھط" کہتے تھے۔ ان دونوں محلوں میں دباغت کا کام ہوتا تھا۔ دونوں محلوں کے مدابغ سے خارج ہونے والا گندہ پانی اسی وادی میں بہتا تھا۔ اس کی بُو اس قدر کریہہ ہوتی تھی کہ بعض دفعہ پرندوں کو بھی گرا دیتی تھی۔ [۱۵]

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ :

LA GRANDE SPÉCIALITÉ INDUSTRIALLE DE TAIF, C,ÉTAIF LA PREPRATION DU CUIR, [۱۶]

یہی نہیں بلکہ عرب کے ہر حصہ میں یہاں سے بھی چمڑا جاتا تھا۔

SUR TOUS LES POINTS DE L,ARABIE PASTORALE ON EXPORTAIT DU CUIR, [۱۷]

اور پھر فیصلہ کن بات یہ کہی گئی ہے کہ :

SEULE TAIF POSFDAIT LE SECRET DE LE PREPARER INDUSTRICLLEMENT, DANS LA HIGAZ DU MOINS, [۱۸]

طائف قدیم دور ہی سے کھالوں اور انگوروں کے لئے مشہور چلا آرہا تھا۔ یہاں پر نرم ثقیل کھالیں بنتی تھیں جو اس علاقہ میں بہت مشہور تھیں۔ کہتے ہیں کہ یہ کھالیں اہلِ خوارزم کے استعمال کے لئے بہت

۱۵۔ یاقوت: معجم البلدان: القاہرۃ ۱۹۰۶ء: الطائف۔

۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ LAMMENS DETAIF

، ہوتی تھیں اس لئے وہ طائف ہی سے چمڑا منگوایا کرتے تھے ۔ [19]
باغت میں استعمال ہونے والی اشیاء بھی یہاں کافی مقدار میں موجود تھیں "غلقہ" نامی پودا اس
گرد و نواح میں بکثرت پایا جاتا تھا ۔ اہل طائف اس سے چمڑے کی دباغت میں مدد لیتے تھے [20]
وہ حیوانات جن سے کھالیں حاصل کی جاتی تھیں ان کی بھی یہاں افراط تھی ۔ اس لئے کہ یہ وادی سرسبز
تھی ۔ جڑی بوٹیاں جن پر جانور بآسانی پرورش پا سکتے تھے بکثرت تھیں سخت گرمی میں بھی یہاں
معتدل رہتا تھا ۔ جو جانوروں کی افزائش کے لئے مفید تھا ۔ چنانچہ طائف جانوروں کی کثرت کے
سے بھی مشہور تھا ۔ [21]

اب ہم جزیرۃ العرب کے اس مرکز کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو مدتوں مشہور رہا ہے اور اب تک ہے ۔
ل بیشتر آبادی صرف چمڑے کی دباغت کا کام ہی کرتی تھی ۔ کئی قبائل جن کا تذکرہ پہلے گزرا ، اسی ایک پیشہ
ماہر تھے ۔ تمام جزیرہ میں اس خطہ کو اس قدر شہرت تھی کہ لوگ کہنے لگے تھے :

"لم یخرج من الیمن الا وغد او رائف قرد او دابغ جلد" [22]

یوں بھی کہا جاتا تھا :

" ما انتم الا سائس قرد او دابغ جلد او ناسج برد ملکتکم امرأۃ وغرقتکم فأرۃ و دل علیکم الهدهد " [23]

یمن کا تقریباً تمام علاقہ آب و ہوا کے اعتدال کی وجہ سے سرسبز و شاداب تھا جس کے نتیجہ میں یہاں جانوروں
ثرت تھی ۔ پہاڑی علاقوں میں بارش خوب ہوتی تھی اور وہاں بکثرت "قرظ" پیدا ہوتا ۔ ان پہاڑوں پر
ئے ، بھیڑ ، بکری ، گھوڑا اور اونٹ بکثرت پائے جاتے تھے ۔ ان حالات نے اس حصہ کو چمڑے کی دباغت

۔ ابن المجاور ، المستبصر ، لیڈن ۔ ۲۵ ۔ ۲۰ ۔ ابن سیدہ ، المخصص باب الجلود ، ۶ ، ۱۰۶ ۔
۱ ۔ جواد علی ، تاریخ العرب قبل الاسلام ، ۸ / ۱۵۳ ۔ ۲۲ ۔ ابن المجاور ، تاریخ المستبصر ، لیڈن ، ۹۷ ۔ ۹۸ ۔
۲ ۔ الہمدانی : کتاب البلدان ، لیڈن ، ص ۴۱ : الجاحظ ، کتاب الحیوان ، تحقیق عبدالسلام ہارون ۶ / ۱۵۲ ۔
المستبصر ، ابن المجاور ، ۹۷ ۔

مجبور کردیا تھا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے یہاں پر چمڑے کی اتنی دباغت ہوتی تھی کہ لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد نہ صرف پورے جزیرہ عرب میں بلکہ عراق و فارس اور خراسان وغیرہ کی طرف بھی خشکی کے راستے برآمد کرتے تھے۔ اور بحری راہ سے تو بہت دُور تک یمنی چمڑا گیا ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہاں کس قدر دباغت کا کام ہوتا تھا۔ ہر بڑے شہر میں اس کام کو وسیع پیمانے پر چلایا گیا تھا۔ خاص طور پر چرم سازی نے ان علاقوں میں خوب ترقی کی جن میں قبیلۂ خولان رہائش پذیر تھا۔ اس قبیلے کی آبادی کا پھیلاؤ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ سب سے پہلے ہم مشہور و معروف شہر جُرش کو لیتے ہیں۔ جو چمڑے کی صنعت و تجارت کے لئے ضرب المثل بن چکا تھا۔

۱۔ جُرش: یمن میں صنعاء اور صعدۃ سے شمال میں ہے۔ یہ تقریباً ۴۳ طول بلد اور ۱۸ عرض بلد پر واقع ہے۔ اسے یمن کے تبع بادشاہ اُسعد بن کلیکرب نے آباد کیا تھا۔ وہ یمن سے نکل کر جب جرش کے مقام پر پہنچا تو یہاں اس نے کچھ شادابی دیکھی اور کچھ کھنڈرات بھی پائے چنانچہ اس نے وہاں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر وہاں یہ شہر آباد ہوگیا۔ [۲۴]

جب سے خولان اس شہر میں بسے تھے انہوں نے چمڑے کی دباغت کا کام شروع کر رکھا تھا۔ قریب ہی پہاڑیاں بھی ہیں جو ساحل سمندر سے قریب ہیں اُن پر بارش ہو جاتی تھی اس جگہ جانوروں کی پرورش ہوتی جن سے کھالیں حاصل ہوتی تھیں۔ جُرش صعدۃ سے بڑا شہر تھا۔ اس لئے دباغت کا کام بھی وہاں صعدۃ سے وسیع پیمانہ پر ہوتا تھا۔ یہ عین ممکن ہے کہ یہاں پر خام مال ساتھ کے جزیروں سے آتا ہو، اور یہاں سے پختہ ہو کر صعدۃ کی منڈی سے بکتا ہو۔ ویسے بھی صنعاء سے مکہ کی راہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت سا مال صنعاً مکہ اور شام کی طرف نکل جاتا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگ طبعاً فنکار واقع ہوئے ہیں۔ یہاں پر منجنیقیں، دبابے اور دوسرا جنگی سامان بھی بنتا تھا۔ اور انہیں استعمال کرنے کے طریقے بھی یہ لوگ خود ہی بتاتے تھے۔ جب رسولِ مقبولؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو اس وقت عروہ بن مسعود اور غیلان بن سلمۃ دو شخص طائف میں موجود نہ تھے۔ وہ اس وقت منجنیق، دبابہ اور عرادۃ چلانے کا فن جرش میں باقاعدہ سیکھ رہے تھے۔ جب آنحضورؐ واپس

۲۴۔ یاقوت معجم البلدان۔ جُرش۔

ہے تھے تو یہ لوگ طائف کی طرف جا رہے تھے ۔ [25]

۔ صعدۃ : یہ شہر نجران سے جنوب مغرب اور صنعاء سے شمال کی طرف واقع ہے ۔ صنعاء کی طرف سے ب ترین شہر اُعمشیۃ ہے ۔ اور مکہ کی طرف سے الہجرۃ ۔ اسی مقام پر خولان کا مرکز تھا ۔ صنعاء سے نقل ں کے بعد خولان یہیں آباد ہوئے تھے اور بعد میں اِدھر اُدھر پھیل گئے ۔ یہ تقریباً ۱۷ عرض بلد اور ۴۲ ں بلد پر واقع ہے ۔ بہت قدیم شہر ہے ۔ جاہلی دور کے کسی حصہ میں اس کا نام : جُماع تھا ۔ قدیم زمانے میں یہاں ،بہت بڑا محل تھا ۔ حجاز سے کوئی شخص جُماع آیا ۔ اس محل کے پا ں تھک کر لیٹ گیا ۔ اسے اس محل کی بناوٹ ت اچھی لگی تو پکار اُٹھا : لقد صعدۃ القد صعدۃ !! اس وقت سے اس کا نام صعدۃ پڑ گیا ۔ [26]

اس شہر کے گرد و نواح میں "قرظ" کثرت سے ہے اور اسی فراوانی نے اسے دباغت کے میدان میں بہت ے رکھا ہے ۔ یہ خولان کا سب سے بڑا شہر ہے ۔ صعدۃ کی وادیاں یعنی دمّاج ، النخائق ، رحبان ، الحادیاتْ ، ماں ، العبیل ، علوان اور مغرب میں وادی رُبیح ، نسرین اور وادی علاف و علاف خیر ، انگوروں ، سبزیوں رجانوروں سے بھری پڑی تھیں ۔ [27]

یاقوت رومی اس کی تجارت ، آبادی اور شادابی کے بارے میں یوں کہتا ہے :

قال الحسن بن محمد المہلبی : صعدۃ مدینۃ عامرۃ اھلۃ یقصدھا التجار من کل بلد و بہا مدابغ الأدم وجلود البقر التی للنعال وھی خصبۃ کثیرۃ الخیر ۔ [28]

یہاں پر سب سے زیادہ کام چمڑے کا تھا جس کی وجہ سے بہت سے ملکی و غیر ملکی تاجر اکثر وہاں ع رہتے ۔ وہاں پر سامان بیچتے اور وہاں سے دوسرا سامان خریدتے جس میں بڑی مقدار چمڑے کی تھی ، پھر پنے شہروں کی طرف کوچ کر جاتے ۔

الغرض یہ خولان کا سب سے بڑا شہر تھا ۔ یہاں پر چمڑے کا کام نہایت وسیع پیمانے پر ہوتا تھا ۔ تاجروں کے قافلے اکثر اس شہر میں جمع ہوتے رہتے تھے ۔ یہاں کے باشندے خود چمڑے سے جوتے بھی بناتے تھے ۔

---

۲۵ ۔ ابن سعد ۔ طبقات ۔ لیڈن ۔ جلد اوّل حصہ دوم ۔ ۵۲ ۔

۲۶ ۔ ہمدانی : صفۃ جزیرۃ العرب طبع مصر : ۱۹۵۳ء ۔ ۶۷ ۔

۲۷ ۔ ایضاً : ۱۱۳ ۔ ۲۸ ۔ یاقوت رومی : معجم البلدان ۔ صعدۃ ۔

اور اپنے بنائے ہوئے جوتے مقامی استعمال کے علاوہ برآمد بھی کرتے تھے۔[29] صعدہ میں صاعدی نیزے بھی بنتے تھے۔ جو اپنی عمدگی و پختگی کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے۔

۳ ۔ نجران: یہ شہر صعدہ کے قریب ہی ہے۔ یہاں بھی اس صنعت کا رواج تھا۔[30] یہاں کا چمڑا صعدہ کی منڈی میں بکتا تھا۔ ان دونوں کے قریب ہونے کی وجہ سے قرظ کے حصول میں بھی کافی سہولت تھی۔ کیونکہ صعدہ قرظ کا گھر تھا۔

۴ ۔ یمن کا ایک مختصر سا گاؤں "زبید" بھی چرم کی بنا پر شہرت رکھتا تھا۔ چنانچہ مقدسی احسن التقاسیم میں لکھتے ہیں:

ومن خصائص نواحی هذا الاقلیم: أدیم زبید ونیلها الذی لانظیر له و ... انطاع صعدة درکارها ۔[31]

۵ ۔ المزدو یہ المرہ: یہ ایک قصبہ تھا جہاں پر قرظ کو پیسنے کے لئے چکیاں تھیں یہاں پر بہت سے ایسے مقامات پائے گئے جن میں دباغت کا پتہ چلتا ہے۔ ابن المجاور کہتا ہے:

وکل مدینة بناها الفرس من أهل سراف بنوا فیها المدابغ دعملوا بها طواحین القرظ ولا شك ان القوم کانوا دباغین۔[32]

یہاں سے چمڑا ہجر (البحرین) عراق، خراسان اور کرمان جاتا تھا نیز ماوراء النہر و خوارزم کے علاوہ بہت سے علاقوں میں پہنچتا تھا۔[33]

۶ ۔ الہجر: یہ ایک گاؤں ہے جو یمن میں واقع ہے۔ اس کے اور عثر کے درمیان (نیچے کی جانب) ایک دن رات کا فاصلہ ہے۔[34]

یمن کے ان شہروں کے علاوہ بھی بہت سے شہر ہوں گے جن میں اس صنعت نے رواج پایا تھا خصوصاً وہ علاقہ جو صنعاء کے شمال میں واقع ہے۔ اس کے شہر اور قصبہ جات میں اس صنعت چرم سازی کا ہونا عین ممکن ہے۔ ابن المجاور نے جو یمن کا ایک مشہور مؤرخ تھا، لکھا ہے: وسید بلغ الأدیم فی جمیع اقلیم الیمن والحجاز ونواحیها ۔[35]

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یمن میں اس صنعت کو کس درجہ فروغ حاصل ہو چکا تھا۔ (مسلسل)

---

۲۹ ۔ خردادبہ: المسالك الممالك ۔ لیڈن ۔ ۱۳۵ ۔ ۱۳۶ ، ۱۸۹ ۔ ہمدانی: صنعۃ جزیرۃ العرب، مصر ۱۹۵۳ء ۔ ص ۶۷، ابن حوقل: صورۃ الأرض، لیڈن ۱۹۳۸ء ۔ ۲۵، ۲۶ ۔ (۳۰) ۔ ابن حوقل، ۳۶۱ ۔ (۳۱) ۔ ابن حوقل: صورۃ الارض لیڈن ۶

۳۲ ۔ مقدسی: احسن التقاسیم ۔ لیڈن ۹۸ ۔ (۳۳) ۔ ابن المجاور، تاریخ المستبصر لیڈن ۔ ۹۷ ۔ ۹۸ ۔

۳۴ ۔ اللسان العرف و معجم البلدان، ہجر ۔ (۳۵) ۔ ابن المجاور ۔ تاریخ المستبصر، ۱۳ ۔